© rasailojaraid.com

عالم عیسائیت کی طرف سے

گستاخ رسولؐ ایکٹ کی مخالفت کے اسباب

محمد اسلم رانا۔ لاہور

عیسائیوں کے ہاں گستاخ رسولؐ ایکٹ کالا قانون ہے‘ غیر انسانی ہے‘ جہالت ہے‘ رجعت پسندی ہے اور بنیاد پرستی ہے۔ اقلیتی‘ انسانی‘ بنیادی اور اقوام متحدہ کے منظور کردہ عالمی حقوق کی نفی اور پامالی ہے۔ گستاخی رسولؐ پر سزائے موت بربریت اور ظلم و زیادتی ہے۔ لہٰذا یہ قانون فوری طور پر منسوخ کیا جانا چاہئے۔ جبکہ مسلمانوں کے لئے یہ تمام باتیں ناقابل برداشت‘ بعید الفہم اور موجب حیرت ہیں۔ اس ضمن میں عیسائی جریدہ "کاریتاس" مئی ۹۸ء کا شکریہ ادا کیا جانا چاہئے کہ اس کے مطالعہ سے مسلمان‘ عیسائی برادری کی طرف سے گستاخ رسولؐ ایکٹ کی مخالفت کے اسباب خوب اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اقتباسات کے آخر میں ان کی واجبی سی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ عیسائی نقطہ نگاہ سے متعلق مسلمانوں کے اذہان بالکل صاف ہو جائیں گے۔ جریدہ رقمطراز ہیں:

"بعض اکثریتی حلقوں کے علماء دین کئی مغربی ممالک خصوصاً برطانیہ میں گستاخ مسیح کے قانون کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس کی سزا بھی موت ہے۔ لیکن یہ بات بھول جاتے ہیں کہ مغربی ممالک میں تو جادوگرنیوں کو بھی زندہ جلانے کی سزا رائج رہی ہے اور فرقہ واریت اور محض عقیدہ کے اختلاف کی بنیاد پر ہم مذہبوں نے اپنے ہی اہل وطن کو تیل کے جلتے ہوئے کڑاہوں میں پکوڑوں کی طرح تل دیا۔ لیکن آج یہ باتیں اور واقعات "دور جہالت" کے ہیں۔ انسانی شعور کی بیداری کے بعد آج تک ایک بھی واقعہ ایسا نہیں ہوا کہ برطانیہ یا کسی بھی ملک میں گستاخ مسیح کے قانون کے تحت کسی کو گرفتار کیا گیا ہو یا موت کی سزا دی گئی ہو۔ جہاں تک کہ "لاسٹ ٹمپ ٹیشن آف کرائسٹ" نامی رسوائے زمانہ فلم کے مصنف کو بھی کوئی سزا نہیں دی گئی اور جس فلم کے میوزک میں ہمارے شہرۂ آفاق گلوکار نصرت فتح علی خاں کے تان پلٹے بھی شامل تھے جن کی وجہ سے انہیں مغربی ممالک میں شہرت حاصل ہوئی اور کسی نے نصرت فتح علی خاں سے بھی نہ پوچھا کہ خاں صاحب کہ آپ بھی بالواسطہ گستاخی مسیح کے مرتکب ہوئے ہیں۔

> **عیسائی اقلیت پاکستان میں اقلیت کی حیثیت سے رہنا اور اکثریت کے جذبات کا پاس رکھنا سیکھے اپنے نظریات مسلمانوں پر مت ٹھونسے۔**

"کوئی ترمیمی قانون ناموس مسیح کا تحفظ نہیں کر سکتا بلکہ خدا خود اچھے اور برے عمل کی جزا اور سزا پر قادر ہے۔"

" مسیحی اپنے دلائل کی بنیاد ایک ایسی ثقافت پر رکھتے ہیں جس میں گستاخی مذہب کے قوانین کے باوجود اور قدیم کتابوں کے مذہبی حوالوں کے باوجود آزادی اظہار انسان کے ذاتی عقائد پر فوقیت حاصل کر لیتی ہے۔"

یعنی گستاخی مسیح کا قانون "دور جہالت" کی پیداوار تھا۔ "انسانی شعور کی بیداری" سے پہلے کی بات ہے۔ اب انسانی عقل ترقی کر گئی ہے۔ انسانی شعور بیدار ہو چکا ہے۔ لہٰذا گستاخی مسیح کا قانون بے کار ہے۔

بائبل کا حکم ہے:

" تو جادوگرنی کو جینے نہ دینا" (کتاب خروج ۲۲ : ۱۸) "اور وہ مرد یا عورت جس میں جن ہو یا وہ جادوگر ہو تو وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ ایسوں کو لوگ سنگسار کریں۔ ان کا خون ان ہی کی گردن پر ہو گا۔" (احبار ۲۷:۳۰)

اپنی مقدس الہامی کتب کو "دور جہالت" کی باتیں اور واقعات قرار دینا عیسائیوں ہی کا دل گردہ ہے۔ اگر کوئی شخص گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے تو خدا خود اسے سزا دے لے گا۔ ایسے معاملات میں انسانی قانون سازی بلا ضرورت ہے‘ ناروا ہے‘ زیادتی و تعدی ہے۔ اگر خدا کا مجرم کو سزا دینے پر قادر ہونے کا شعور پہلے بیدار ہو جاتا تو گستاخی مسیح کا قانون بنانے کی نوبت نہ آتی۔

مروجہ مسیحی ثقافت کی رو سے گستاخی مذہب کے قوانین کالعدم ہیں۔ کتب مقدسہ کی بھی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ یہ پرانی اور جاہلانہ باتیں ہے۔ مسیحی ممالک کی قانونی کتب میں مرقوم گستاخی مذہب کے قوانین اور مسیحی کتب مقدسہ پر فائق ہے۔ اب روشن خیالی کا طوطی بولتا ہے۔ آزادی فکر‘ آزادی فرد‘ آزادی تحریر و تقریر اور

بقیہ صفحہ نمبر ۲۵ پر

© rasailojaraid.com